دولت سے مالا مال مسلمان حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے اپنا تن من دھن صرف کردیں گے۔ کہ مقامات مقدسہ پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ ان شاءاللہ

شام ، حلب ...... لھولھو

شام کی فضیلت کے بارے میں بیس سے زائد احادیث موجود ہیں۔ البتہ ان میں ایک حدیث ایسی بھی ہے جو اہل فکرو دانش کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے ۔آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''**اذا افسد اهل الشام فلا خير فيكم . ولا يزال الناس من امتي منصورين لايبالون من خذ لهم حتى تقوم الساعة** ''اس حدیث کی روشنی میں دیکھا جائے تو اس سے برے دن شام پر کیا آئیں گے ۔ جہاں عالمی قوتیں اپنے مہلک ترین ہتھیاروں کے ساتھ مسلسل بم باری کررہی ہیں۔ اور شام کے نہایت اہم شہر صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے ۔ بچوں، عورتوں، بوڑھوں، بیماروں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ اب تک چار لاکھ سے زائد نفوس لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا۔ جب دیگر امتیں تم پر ایسے ٹوٹ پڑیں گی، جیسا کہ دسترخوان پر آتے ہیں۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ اس وقت ہم اقلیت میں ہونگے۔ فرمایا نہیں بلکہ زیادہ ہونگے۔ مگر تمہاری حیثیت سیلاب کے سامنے بہنے والے تنکوں کی سی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ دشمن کے سینوں سے تمہارا رعب نکال دے گا۔ اور تمہارے دل ''وھن'' سے لبریز ہونگے۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ ''وھن کیا'' ہے؟ تو فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے کراہت۔ آج کا منظر نامہ اس حدیث کی عملی تصویر ہے۔ دنیا کے خون خوار بھیڑیے شام پر حملہ آور ہیں۔ اور مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ صبح و شام بلا تفریق انسانی آبادیوں کو تباہ و برباد کیا جا رہا ہے۔ اور جگہ جگہ انسانی لاشیں بے گور و کفن ماتم کناں ہیں۔ اور روز یہ کہانی دھرائی جاتی ہے۔ معصوم بچوں کے کٹے ہوئے آدھے جسم دیکھائے جاتے ہیں۔ چیختی چلاتی بچیاں فریاد کرتی نظر آتی ہیں۔ بے یار و مددگار سینکڑوں بچے، بھوک اور پیاس سے تڑپ رہے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھتے اور جانتے بوجھتے ہوئے بھی کسی کے کان پر جو نہیں رینگتی ۔ اپنے اپنے حال میں بدمست مسلمان سربراہان معمول کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ان کی مدد تو بہت دور کی بات ہے۔ ان کے حق میں کوئی ضعیف سی آواز بھی سنائی نہیں دیتی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۔انقلاب کے نام پر برپا یہ خونی کھیل کو چار پانچ سال ہونے کو ہیں۔ لاکھوں افراد نقل مکانی کر گئے۔ اور لاکھوں اپنی جان سے گئے۔ اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔اس کا انجام اللہ بہتر جانتے ہیں۔

مگر اس المناک صورت حال کی تشویشناک بات یہ ہے کہ اس جنگ نے شیعہ سنی کی لڑائی کا واضح رنگ اختیار کر لیا ہے۔اور شام کے سنی مسلمان بہت زیادہ مظلوم ہیں۔ کیونکہ وہ نہتے اور انہیں کسی کی سر پرستی بھی حاصل نہیں۔لیکن شام کے صفوی اور دروزی شیعہ کو ایران کی آشیر باد حاصل ہے۔ افرادی قوت اسلحہ کی بھر مار اور دولت کی فراوانی نے علاقے کی صورت حال کو بگاڑ کے رکھ دیا ہے۔اور تاریخ کا بدترین المیہ جنم لے رہا ہے۔شام میں موجود ڈکٹیٹر بشار الاسد کو ایران کے ساتھ بڑی قوتوں کی حمایت حاصل ہے۔ اور ایسے حالات پیدا کر دیئے گئے۔ کہ بعض یورپی ممالک اپنے اسلحہ کی آزمائش اور تجربے بھی شام میں کرنے لگے۔ فرانس کے بعد بلجیم نے بھی حلب اور حمص پر بمباری کی ہے۔اور سینکڑوں لوگوں کو قتل کیا ہے۔اس میں نہ تو سکول محفوظ نہ ہسپتال۔

عراق میں صدام حکومت کے زوال کے بعد ایران کو سنہری موقعہ مل گیا کہ وہ مشرقی وسطی میں اپنی تھانیداری قائم کرے۔لہذا عراق میں کھلے عام فوجی مداخلت سے سنی مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔جو کہ اب بھی جاری ہے۔اور عراق کو بھی ایران کی طرح شیعہ سٹیٹ قرار دیا۔اور اب شام پر بھی قبضہ کرنا چاہتا ہے۔جس کا انکشاف پاسداران انقلاب کے ایک ذمہ دار جنرل نے حال ہی میں کیا ہے۔

ایران کو اپنی توسیع پسندی کا جنون ہے۔ لہذا شام میں بھی پاسداران انقلاب کے دہشت گردوں اور غنڈوں کو داخل کر دیا۔ جو بڑی بے دردی سے سنی مسلمانوں اور معصوم بچوں کو اذیت ناک طریقے سے قتل کر رہے ہیں۔ اور ان کی ویڈیو شوشل میڈیا میں لوڈ کر دی جاتی ہیں۔

اب حال ہی میں العربیہ ڈاٹ نٹ نے اپنی رپورٹ میں حلب کی صورت کو واضح کیا

ہے۔اور بتایا ہے کہ ایران سے پاسداران انقلاب کی بڑی تعداد شام میں موجود ہے۔اور براہ راست جنگ میں حصہ لے رہی ہے۔حال ہی میں ایک جھڑپ میں ایرانی پاسداران انقلاب کے ایک جنرل ذاکر حسینی اپنے تین افسران کے ساتھ ہلاک ہو گئے۔

شام کے شمالی شہر حلب میں مقامی سنی مسلمانوں کے حملے میں ایرانی فوج کو غیر معمولی جانی نقصان پہنچا ہے۔تازہ حملوں میں ایرانی جنرل ذاکر حسینی ہلاک ہوئے۔ یہ پاسداران انقلاب کے سربراہ کے خاص مشیر بھی تھے۔دوسرے دو افسران جو اس حملے میں لقمہ اجل بنے۔ان میں سے ایک کی شناخت محمد تابہ جبکہ دوسرے کی محمد کیھانی کے نام سے کی گئی۔ اس رپورٹ میں مزید کہا گیا۔کہ حال ہی میں حلب میں ہلاک ہونے والے ایک ایرانی بریگیڈیر محمد علی محمد حسینی کو ایران لے جا کر دفن کیا گیا۔ بریگیڈیر پاسداران انقلاب کی کمانڈو یونٹ کے سربراہ تھے۔اور کئی ماہ سے شام میں اسدی فوج کے ہمراہ میدان جنگ میں لڑ رہے تھے۔ایرانی فوج کے ایک دوسرے عہدیدار جنرل غلام رضا سمانی سمیت دسیوں ایرانی فوجی حلب میں ہلاک ہوئے۔

ان واقعات سے بخوبی علم ہوتا ہے کہ ایران کس طرح شام میں سنی مسلمانوں کے قتل عام میں شریک ہے۔اور کھلم کھلا مداخلت کر رہا ہے۔علاقے کی تباہی اور بربادی میں سب سے بڑا حصہ ایران کا ہے۔شام کا مسئلہ چند دن میں حل ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ ایران اور حزب اللہ اپنے گماشتوں کو واپس بلا لیں۔ اور شامی عوام کو فیصلہ کرنے کا حق دیں۔انہیں معلوم ہے۔کہ ایسا کرنے سے بشارالاسد ایک دن بھی اپنی حکومت برقرار نہیں رکھ سکتا۔محض اس ڈکیٹر اور عہد حاضر کے بدترین سفاک قاتل کو تحفظ دینے کے لیے ایران اپنی قوت صرف کر رہا ہے۔حلب میں سسکتی انسانیت کے مناظر دیکھے نہیں جاتے۔معصوم بچوں کو بڑی بے دردی سے قتل کیا جاتا ہے۔

میں پاکستانی حکومت سے بالخصوص اور تمام دینی جماعتوں سے بالعموم گذارش کرتا ہوں کہ وہ شام کے مسئلہ پر اپنی ذمہ داری ادا کریں۔سرکاری سطح پر اس قتل وغارت کو روکنے کے لیے شامی حکومت کو مجبور